سؤال: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ میں کہ میاں بیوی کے درمیان آپس میں یہ مکالمہ ہوا، اس کو پڑھ لیجئے کہ اس کے نتیجے میں طلاق ہوئی یا نہیں:

بیوی: ہاں مجھ سے بچہ نہیں ہو رہا، آپ دوسری کر لیں گے۔

شوہر: دوسری سے کیا گارنٹی ہے کہ بچہ ہو جائیگا۔

بیوی: آپ تیسری کر لیں گے۔

شوہر: تیسری سے کیا گارنٹی ہے۔

بیوی: آپ چوتھی کر لیں گے۔

شوہر: چوتھی سے کیا گارنٹی ہے کہ بچہ ہو جائیگا۔

بیوی: آپ پانچویں کر لیں گے۔

شوہر: پانچویں کے لئے پہلی والی کو چھوڑنا ہو گا۔

بیوی: ہاں چھوڑ دے مجھے، چھوڑ دے۔

شوہر: چھوڑ دیتے ہیں، چھوڑ دیتے ہیں، (تین مرتبہ)

بیوی: یہ کیوں کہہ رہے ہیں 3 الفاظ بول کر ختم کر دے۔

شوہر: کہاں چھوڑ دوں گلشن چھوڑ دوں۔

سؤال 1: کیا ان الفاظ سے طلاق واقع ہوتی ہے (چھوڑ دیتے ہیں کے وقت شوہر کو تھوڑا شک ہوا ہے کہ یہ الفاظ غلط تو نہیں بول رہا) شوہر کے ذہن میں یہ تھا کہ لفظ طلاق سے ہی طلاق ہوتی ہے، "لفظ چھوڑ دینے" سے طلاق نہیں ہوتی، یہ شوہر کی سمجھ تھی۔

سؤال 2: (چھوڑ دیتے ہیں) اس کی وضاحت فرما دیجئے، عام طور پر یہ لفظ مستقبل کے لئے استعمال کرتے ہیں جیسا کہ:

- میں طلاق دے دیتا ہوں۔ (مستقبل کی طرف اشارہ)
- میں پانی پی لیتا ہوں۔ (مستقبل کی طرف اشارہ)
- آؤ چائے پیتے ہیں (مستقبل کی طرف اشارہ)
- میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں (مستقبل کی طرف اشارہ)
- میں تمہیں پیسے دے دیتا ہوں۔ (مستقبل کی طرف اشارہ)
- پیسے دو میرے، ہاں بھائی دے دیتا ہوں (مستقبل کی طرف اشارہ)

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم ٹرسٹ
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

الجواب حامداو مصلیاو مسلما

جواب سے پہلے تمہیداً چند اصول ذکر کئے جاتے ہیں:

- شریعت کے احکام سے لاعلمی یہ شرعاً عذر نہیں ہے، اور لاعلمی کی وجہ سے شریعت کے حکم میں تبدیلی نہیں ہوتی۔
- طلاق جس طرح ماضی کے الفاظ اور صیغوں سے واقع ہو جاتی ہے، اسی طرح حال کے صیغہ کے ساتھ دی گئی طلاق بھی شرعاً واقع ہو جاتی ہے، البتہ مستقبل کے صیغہ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اور لفظ "چھوڑ دیتے ہیں" حال کا صیغہ ہے۔
- لفظ "چھوڑ دیا" طلاق کے باب میں موجودہ عرف کی وجہ سے صریح بن چکا ہے لہذا عدمِ طلاق کا قرینہ نہ پائے جانے کی صورت میں بغیر نیت کے بھی اس لفظ سے طلاق رجعی واقع ہو جاتی ہے۔

صورت مسؤلہ میں شوہر اور بیوی کی بات چیت کے دوران جب شوہر نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ "پانچویں کے لئے پہلی والی کو چھوڑنا ہو گا" تو اس کے جواب میں بیوی نے یہ کہا کہ "ہاں چھوڑ دیں مجھے" تو اس کے جواب میں شوہر نے یہ جملہ تین مرتبہ کہا کہ "چھوڑ دیتے ہیں" تو ان الفاظ سے بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں، بیوی اپنے شوہر پر حرمت مغلظہ کے ساتھ حرام ہو چکی ہے ساتھ رہنا جائز نہیں، حلالہ شرعیہ کے بغیر رجوع بھی نہیں ہو سکتا، نیز بیوی عدت گذارنے کے بعد دوسری جگہ نکاح کرنے میں بھی آزاد ہو گی۔

فتاوی شامی میں ہے:

"بخلاف فارسية قوله سرحتك وهو "رهاء كردم "لأنه صار صريحا في العرف على ما صرح به نجم الزاهدي الخوارزمي في شرح القدوري اهوقد صرح البزازي أولا بأن: حلال الله على حرام أو الفارسية لا يحتاج إلى نية، حيث قال: ولو قال حلال "أيزدبروى "أو حلال الله عليه حرام لا حاجة إلى النية، وهو الصحيح المفتى به للعرف وأنه يقع به البائن لأنه المتعارف ثم فرق بينه وبين سرحتك فإن سرحتك كناية لكنه في عرف الفرس غلب استعماله في الصريح فإذا قال " رها كردم "أي سرحتك يقع به الرجعي مع أن أصله كناية أيضا، وما ذاك إلا لأنه غلب في عرف الفرس استعماله في الطلاق وقد مر أن الصريح ما لم يستعمل إلا في الطلاق من أي لغة كانت."

(کتاب الطلاق باب الکنایات 3/ 399 ط سعید)

"(قوله: وما بمعناها من الصريح) أي مثل ما سيذكره من نحو كوني طالقًا واطلقي ويا مطلقة بالتشديد، و كذا المضارع إذا غلب في الحال مثل أطلقك، كما في البحر."

(الدر المختار والرد المحتار، کتاب الطلاق، باب صریح الطلاق، 248/ 3، ط: سعید)

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم ٹرسٹ
ایس ٹی ۱۱، میٹرو ول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتاوی میں ہے:

واضح رہے کہ: "میں نے تمہیں چھوڑ دیا"، صریح طلاق کے الفاظ ہیں بغیر نیت کے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، لہذا صورتِ مسئولہ میں سائل نے جب اپنی بیوی اس مطالبے پر کہ "مجھے چھوڑ دو" کے جواب میں اپنی بیوی کو دوبار یہ الفاظ کہے "ہاں چھوڑ دیا" سے سائل کی بیوی پر دو طلاق رجعی واقع ہو گئیں، چاہے سائل کی طلاق کی نیت نہ بھی ہو اب سائل اپنی بیوی سے رجوع کرنا چاہے تو عدت کے دوران رجوع کرلے، اگر عدت گزر گئی تو دوبارہ نئے مہر و گواہوں کے ساتھ دوبارہ نکاح کر کے رجوع کرلے بہر صورت سائل کے پاس مزید ایک طلاق کا اختیار باقی ہو گا۔

(میں نے چھوڑ دیا سے طلاق کا حکم فتویٰ نمبر: 144402100194)

واضح رہے کہ طلاق واقع ہونے کے لیے ضروری ہے کہ ماضی یا حال کے صیغہ سے طلاق دی جائے یا ایسے صیغہ سے جس کا غالب استعمال حال کے لیے ہو۔ البتہ مستقبل کے صیغوں سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں "طلاق دیتا ہوں" کا لفظ چونکہ عموماً حال کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے، لہٰذا اس سے طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور تین دفعہ کہنے سے بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو گی۔

(صیغۂ حال سے طلاق کا وقوع فتویٰ نمبر: 144504101475)

امداد المفتین جامع میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں:

"عبارت مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جو الفاظ کنایہ کے عرف میں صریح طلاق سمجھے جاتے ہوں، وہ شرعاً بحکم صریح ہیں، ان سے وقوع طلاق میں نیت کی حاجت نہیں اور طلاق بھی رجعی پڑتی ہے، جیسے فارسی میں "رہا کردم" یا "یلہ کردم" یا "بہشتم" وغیرہ۔ ہمارے عرف میں بیوی کے متعلق جب لفظ "چھوڑ دیا" یا "آزاد کر دیا" بولا جائے تو عرف عام وخاص میں اس کو طلاق ہی سمجھا جاتا ہے، اس لئے یہ بحکم صریح ہے خواہ نیت طلاق کی کرے یا نہ کرے، وقوع طلاق کا حکم کیا جائے گا اور یہ ایک طلاق رجعی ہو گی۔

(کتاب الطلاق، باب فی الطلاق الصریح 9/ 361 ط ادارۃ المعارف کراچی)

فتاوی محمودیہ میں ہے:

ہمارے عرف عام میں شوہر کا اپنی بیوی کو یہ کہنا کہ "میں نے تجھے چھوڑ دیا" بمنزلہ صریح طلاق کے ہے، اس سے شرعاً ایک طلاق رجعی واقع ہو جاتی ہے۔

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹرو ول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

(کتاب الطلاق، باب الطلاق الصریح 12/356 ط فاروقیہ)

احسن الفتاویٰ میں ہے:

لفظ "طلاق دیتاہوں" حال کے لئے موضوع ہے، لہذا اس سے طلاق واقع ہو گی، اگر چہ یہ جملہ مستقبل قریب کے لئے بھی گاہے گاہے استعمال ہوتا ہے، مع ہذا زوج اگر نیت استقبال کا مدعی ہو تو خلاف ظاہر ہونے کی وجہ سے اس کا قول قبول نہ ہو گا۔

(کتاب الطلاق 5/153 ط سعید)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

26 ذیقعدہ 1447ھ /14 مئی 2026ء

فتویٰ نمبر: 522

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی